کتاب نما

مکتوبات مودودی مرتبہ: پروفیسر اشرف بخاری۔ ناشر: یونی ورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار پشاور۔ ط دوم: صفحات ۱۹۰۔ قیمت: ٦٦ روپے۔

مولانا مودودی کے مکاتیب، رنگینیِ کلام کے بجائے حیات افروز دینی و عمرانی مسائل و معارف کا خزینہ ہیں، جن کا اسلوب سادہ و دل نشیں ہے۔

بقول محمد صلاح الدین مرحوم: "مولانا مودودی کو جس دور میں دین کی مدافعت و سربلندی کا کام انجام دینا پڑا، اس میں ایک طرف نوآبادیاتی تسلط، اور اس کے زیرِ اثر مغربی تہذیب اور اس کے افکار و نظریات کا محاذ تھا تو دوسری طرف خود مسلمانوں کے اندر ایک گروہ مغربی نظریات کا مبلغ بن چکا تھا۔۔۔ اسلامی ریاست اور عہدِ جدید میں اس کے نظامِ حکومت کی بحثیں بھی شروع ہو چکی تھیں۔ قیامِ پاکستان کے بعد اس مملکت میں نظریاتی الجھاؤ کی کوششوں نے ایک نیا میدانِ عمل کھولا۔ حکومت کی سطح پر دستوری مسائل کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوا۔۔۔ زندگی کے تمام اجتماعی مسائل سے تعلق رکھنے والے ہزاروں خطوط کے جوابات مولانا مودودی نے دیے۔ اسلام کو چیلنج کرنے والا کوئی نظریہ، کوئی فکر، کوئی فرد، کوئی گروہ ایسا نہیں، جس کو مولانا مودودی کے قلم نے اپنی زد میں لیے بغیر چھوڑ دیا ہو۔ ان کا کام اپنے حجم، اپنی ہمہ گیری، اپنے تنوع اور اپنے اثرات کے لحاظ سے فقید المثال ہے" (دیباچہ، ص ۸، ۹)۔ اسی نوعیت کے سیکڑوں بلکہ ہزاروں خطوط، مولانا مرحوم اپنے علمی ورثے میں چھوڑ کر گئے ہیں۔

زیرِ تبصرہ مجموعے میں مرتب نے موجودہ صوبہ سرحد کے رفقا کے نام، مولانا کے خطوط کو جمع کر دیا ہے۔ یہ ایک ابتدائی مگر کامیاب کوشش ہے۔ کتاب کے آخر میں بعض حوالوں سے مختصر حواشی بھی دیے گئے ہیں، لیکن بہت سے نکات تشنۂ توضیح رہ گئے ہیں۔ اگر مکتوب کے عکس بھی دیے جاتے تو اچھا تھا، کیونکہ خطوط کو نقل کرتے وقت غلطی کا امکان رہتا ہے۔ پروف کی جو غلطیاں طبع اول (۱۹۸۳) میں رہ گئی تھیں، مرتب نے موجودہ طبع دوم میں بھی، انھیں باقی رہنے دیا ہے۔ حالانکہ کسی متن کو مرتب کرتے وقت اس کی صحت کا خاص خیال رکھا جانا چاہیے۔

یہ کتاب اس اعتبار سے ایک اچھی مثال ہے کہ دلچسپی رکھنے والے لوگوں کو اپنے علاقوں میں اس طرح